


# ہفتہ وار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۷) مطبوعہ ۱۰ ستمبر ۱۸۹۷ء بروز جمعہ جلد (۲۵)


## ایڈیٹوریل نوٹس

### بائبل کا علم

خدا کا خوف دانائی کا شروع ہے۔ خدا کی روح کے وسیلہ سے انسان کے دل میں خدا کا حقیقی خوف پیدا ہوتا ہے۔ خدا کا کلام روح کی تلوار ہے اس کلام کے ذریعہ سے دانائی حاصل ہوتی ہے۔ خدا کو پہچاننا ایک انسان کا اعلیٰ ترین مقصد ہے۔ ہمیشہ کی زندگی یہہ ہے کہ وہ تجھکو یعنے خدا باپ کو اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح کو جسے اُس نے بھیجا ہے جانیں یوحنا ۱۷ باب ۳ آیت۔ آدمیوں میں سے کون آدمی کا حال جانتا ہے مگر انسان کی روح جو اُس میں ہے۔ اسی طرح خدا کی روح کے سوا خدا کا احوال کوئی نہیں جانتا ۱ قرنتیوں ۲ باب ۱۱ آیت۔ پاک روح کی نسبت خداوند مسیح نے خود فرمایا کہ وہ میری چیزوں میں سے لیگا اور تمہیں دکھاویگا یوحنا ۱۶ باب ۱۵ آیت پس صاف ظاہر ہے کہ چونکہ بائبل روح القدس کی تلوار ہے تو اگر ہم چاہیں کہ خدا باپ اور خداوند مسیح کو جسے اُس نے بھیجا ہے جانیں جس کے جاننے سے ہمیشہ کی زندگی حاصل ہوتی ہے تو لازم ہے کہ ہم بائبل کے علم کو سیکھیں جو کچھ اس امر میں ہماری مدد کا باعث ہے وہ کام میں لانا چاہیے۔

پادری۔ جے۔ جے۔ لوکس صاحب نے جو چند برس سے سہارنپور میں علم الٰہی کے مدرسہ کے اُستاد رہے ایسا کام شروع کیا جو بائبل کے مطالعہ کرنیوالوں کو مفید ہوگا۔ اُنہوں نے اپنے پڑھانے کے کام کے متعلق پُرانے عہدنامہ کی ساری کتابوں پر سوال و جواب تیار کئے ایک سال ولایت کو تشریف لیجانے سے پہلے صاحب موصوف نے پیدایش اور خروج کی کتابیں تیار کر کے چھپوائیں دونوں کتابیں ایک جلد میں تیار کی گئیں اور خریداروں کو لاہور کے بک ڈیپو کی طرف سے ملسکتی ہیں۔ نور افشاں کے اکثر ناظرین کو معلوم ہوگا کہ پادری لوکس صاحب خدا کے کلام کے علم میں کس قدر ماہر ہیں وہ اُس کو روح کی تلوار جانتے ہیں اور جب تک کہ روح سے مدد نہ پلتے تو تفسیر نہیں کرتے۔ سوال و جواب کا طریقہ ہم کو بہت اچھا معلوم ہوتا ہے جنکو کسی علم میں مہارت ہے اُنکو سوال و جواب کا طریقہ ایسا مفید شاید نہوگا لیکن تھوڑے ایسے ہیں اور بہت ہیں جو ابھی تک کلام کے علم میں بچے ہیں نہ صرف وہ جو عمر میں بچے بلکہ وہ بھی جو پورے جوان ہیں یا جنکی داڑھیاں سفید ہوتی جاتی ہیں اس طریقہ کی نسبت مصنف خود تمہید میں فرماتے ہیں کہ ۱) یہہ طریقہ پڑھنیوالے کیلئے مفید ہے کیونکہ جب سوال اور اُسکا جواب صفائی کے ساتھ طالب علم کے سامنے رکھا جاتا ہے تو اُس مضمون کا یاد کرنا کچھ مشکل نہیں ہوتا۔

طالب علم سبق کی کتاب کو جبکہ اُس کے مضمون بطور سوال وجواب کے تقسیم و تفسیر کئے جاتے ہیں بغیر اُستاد کی مدد کے بھی سمجھ سکتا ہے ۲) پڑھانیوالے کیلئے بھی یہہ طریقہ مفید ہو سکتا ہے کیونکہ کبھی کبھی بائبل کے اُستادونکو فرصت نہیں ہوتی ہے کہ وہ اپنے آپ مفصل طور سے سوال کریں یا اُنکو اس کام میں مہارت نہیں اگر بائبل کے مضمون کی کتاب بطور سوال وجواب کے اُس کے ہاتھ میں ہو تو اگرچہ اُسکی طبیعت علیل یا پڑھانے کی طرف راغب بھی نہو توبھی طلباء کا زیادہ حرج نہوگا نیز یہہ کتاب واعظوں کیواسطے مفید ہوگی کیونکہ قریباً ہر باب میں مضمون وعظ کی تقسیم کے طور پر پائے جاتے ہیں اور جن کو وعظ تیار کرنیکی ابھی تک پوری مشق حاصل نہیں ہوئی وہ اُن مضامین کو مدنظر رکھکر کم و بیش فائدہ حاصل کرسکتے ہیں یہہ کتاب رومن اور فارسی دونوں حروف میں تیار کی گئی ہے فارسی کی قیمت فیجلد ۱۲ آنہ رومن کی دو جلدیں ہیں ایک کی قیمت ۷ آنہ دوسری ۸ آنہ ہے یقیناً وہ شنری یا پاسبان یا مشنر پڑھنے یا پڑھانے کیواسطے

[illegible]

# نورافشاں

پادری اے۔ یچ۔ یونگ صاحب۔ ایم۔ اے۔ ایڈیٹر

پادری ایچ گولکناتھ صاحب "

پادری طالب الدین صاحب بی اے • پادری پی سی اوپل صاحب | اسسٹینٹ ایڈیٹرز


## کیشب چندر سین اور مرزا غلام احمد قادیانی

اجی یہہ کیا۔ کہاں گنگا تیلی اور کہاں راجہ بھوج۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ اے ناظرین بانمکین ذرا صبر کریں اور فکر کو کام میں لاویں تو بخوبی آشکارا ہوگا کہ ایسے مقابلہ کی گنجایش ہے۔ بابو کیشب چندر سین مرحوم ہندوؤں میں برہمو سماج نامی فرقہ کے لیڈر تھے۔ اِس نوخیز فرقہ نے ایک جاذبانہ طریق اختیار کیا یعنے جس کسی اہل ملت سے کوئی عمدہ تعلیم ہاتھ لگی اُس کو اپنے اصول مذہب میں جذب کر لیا۔ برہمو سماج نے عیسائی مذہب سے زیادہ حصہ لیا ہے اور نیز دیگر مذاہب سے بھی بہت سی دست برد کرکے اپنا نیا پنتھہ بنا لیا ہے۔ منقولی یا کتابی الہام کے وہ قائل نہیں ہیں مگر اس بات کو مانتے ہیں کہ خدا کی روح بلا وساطت منقولی الہام ہم سے متکلم ہوتی ہے۔ وہ ایک قسم کے شخصی یا انفرادی الہام کے معتقد ہیں۔ مسیحی تعلیم کا بہت سا اثر بابو صاحب مرحوم پر پڑا اور وہ واقعی ایک دیندار شخص تھے اور گو اس غایت مطلوب تک نہیں پہنچے کہ مسیحی مذہب سے شرف حاصل کریں مگر اُن کے معلومات بائبل کی تعلیم کے متعلق کچھ کم نہ تھی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی ایک اسلامی سماج فرقہ جو اسی اصول پر ہے قائم کیا ہے۔ آپ بھی منقولی الہام کے علاوہ شخصی یا باطنی الہام کے قائل ہیں اور اپنی ذاتی جنونی تجربہ میں اُس کو اس وسعت تک پہنچایا ہے کہ خود ہی مسند نبوت پر بعہدہ صدارت کرسی نشین ہو بیٹھے ہیں اور اپنے احکام جاری کرتے رہتے ہیں۔ آپکا حال بر مشابہ شیخ اصفہان کے سپرد کا سا ہے جو ایک مریل سے گھوڑے پر سوار ہو۔ جس کو اپنے زعم میں ایک تواریخی گھوڑا تصور کیا اور دل میں سمجھا کہ ع حاضری کھائے جو دہلی میں تو لندن میں چین بدن پر سلاح جنگ مرتب کرکے میدان جنگ میں یوں نکل پڑے گویا رستم وقت وہی ہیں۔ بابو صاحب مرحوم کی زندگی باصدق وصفا تھی۔ وہ حق کے جویاں تھے۔ اُن کا دعوی الہام کسی صداقت کی تصدیق میں ہوا کرتا تھا۔ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست کی مصداق ہر جس صداقت پر زور اور تاکید کیا کرتے اُس کا مبدا خدا کی روح بتایا کرتے تھے۔ مگر مرزا صاحب کے کارنامہ میں سنجیدگی نہیں پائی جاتی ہے۔ آپ کی من گھڑت مکالمات و مخاطبات الہامی بیشک ایک دلچسپی تو پیدا کرتے ہیں مگر صدق وصفا سے خالی ہوتے ہیں اور لوگوں کے تمسخرانہ چھیڑ چھاڑ کے تختہ مشق بن جاتے ہیں اور حضیض نکبت میں گر آئے جاتے ہیں۔ مگر صد آفرین یا بیحیائی تیرا ہی آسرا ہے! باربار گر جانے پر پھر اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ آپ نے اپنے جی میں یہہ ٹھانی ہے کہ انسان کی طبعی حالت میں جبتک کوئی بالائی چیز اُس میں داخل اور عظیم تبدیلی اُس میں واقعہ نہو۔ یا یوں سہی کہ جب تک نئی ولادت کے سلسلہ میں انسان کے کل طبعی خاصے تصرف محسوس نہوں تو وہ ایک قدم بھی خیر اتصال کا آگے نہیں بڑھا سکتا۔ محمدی علما کا تو شروع سے ہی یہہ خاصہ رہا ہے کہ زمانہ کی ہیر پھیر اور انقلابات میں کئی ایک نے اُن میں سے مجدد اسلام کی حیثیت میں اُس کا اپنے ہی توہمات کے رنگ میں چربہ اتارا ہے اور متن میں وہ تاویلات رکیکہ چسپاں کی ہیں حتی کہ بقول سر سید احمد اصلی و حقیقی مذہب اسلام روایتوں اور حکایتوں میں شیر و شکر ہو کر ایک تودہ طوفان کھڑا ہو گیا ہے کہ اب جہل اور حقیقت کا چھانٹ چھانٹ کے ان سے انفصال کرنا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ مرزا صاحب بھی اپنے

کو مجدد اسلام تصور کرتے ہیں اور اپنا ایک فرقہ مقلدین کا بھی ایسا قایم کر لیا ہے جو اُن کے ہر ایک کلام کو احسنت [illegible] کے درجہ پر داد دیتے رہتے ہیں۔ اس لئے یہہ تعجب کی جا نہیں ہے کہ وہ دیگر مذاہب سے بہت کچھ سرقہ اور استنباط کرکے قرآن پر چسپاں کریں چنانچہ آپ نے قرآن کو بصدق "شیر کی کھال گدھے پر" ایک نئے لباس میں ظاہر کیا ہے۔ برہمو سماج کے جاذبانہ طریق کو احیاء اسلام کے لئے روا رکھا ہے۔ [illegible] رسالہ نسبت چولا صاحب اور تقریر انجمن مذاہب اعظم [illegible] امر کے شاہد ہیں۔ برہمو سماج کے لیڈر جیسے اوپر مذکور ہوا بابو کیشب سین مرحوم تھے۔ مگر اُن میں اور آپ میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ مگر چہ ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است۔ [illegible] پر مرزاجی کا نرالا ڈھنگ بھی دلچسپی سے خالی نہیں۔ بابو [illegible] آپ میں گو تعلیم میں کسیقدر مطابقت پائی جاتی ہے مگر سرگذشت اور کارناموں میں جیسے زمینی کرہ کا ایک قطب دوسرے سے جدا ہے دونوں کے وقایع زندگی اثبات اور منافی کا حکم رکھتے ہیں۔ بابو صاحب مرحوم جہاں تک ہم دیکھ سکتے ہیں واقعی جویاں حق تھے اور کتب مقدسہ کے مطالعہ میں محو اور مستغرق رہتے تھے اور مسیحی تعلیم بہت کچھ اپنا گھر کر گئی تھی۔ [illegible] کریم جو رحم میں غنی ہے اور یسوع جو خلوص اور صدق دل سے اُس کے جویاں ہیں میلان روح اور حق کی بھوک اور پیاس کو جانتا ہے اُس کو صلہ اور اجر سے محروم نہ چھوڑیگا۔ مگر [illegible] کے رگ و ریشہ میں قرآن کی تعلیم کی تاثیر کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ بابو صاحب مرحوم نے بہت کچھ بائبل کے مطالعہ [illegible] حاصل کیا اور وہ اُس لعان کا انکار بھی نہیں کرتے تھے بلکہ مسیح خداوند کے دلدادہ اور شیدا تھے۔ مرزا صاحب کے۔ گو مسیحی تعلیم دربارہ روح القدس اور نئی پیدایش [illegible] نفسانی موت اور تبدیلی روح خفیہ خفیہ ورد زبان ہے مگر [illegible] اور روشنی کی کشمکش کی حالت میں ڈگمگا رہے ہیں۔ [illegible] کے نیچے اندھیرا کے مصداق بن رہے ہیں۔ جس نفسانی [illegible]



کہ آپ ذکر کرتے ہیں وہ اُن میں نہیں واقعہ ہوئی۔ اُن کے اقوال و افعال پکار پکار با آواز اذان کہتے ہیں کہ "ہرگز نہیں" "ہرگز نہیں" اور نہ وہ تبدیلی روح القدس کے ذریعہ سے جس کے پھل پاکیزگی محبت رحم صبر اور بردباری وغیرہ ہیں۔ ہمیں شیطنت بھری کارستانیوں سے ہستیوں کو رنج پہنچا۔ آپ کا مسیح اُن سے جو دائرہ محبت سے باہر ہیں نیک نہیں ہوا بلکہ فتنہ انگیز ہوا۔ آپ نے اداب کے بجائے جو ہمیشہ آپکی زبان پر چڑھا رہتا ہے رذالت سے اور خیرخواہی کے عوض بدخواہی سے اور دعا خیر کی جگہہ کوسنے سے اور محبت کی جگہہ بدطینتی سے اور عداوت سے کام لیا ہے۔ ہمنے ایک بھی آپکا ایسا چیلا نہیں دیکھا جس کی آنکھوں سے خون ٹپکتا ہو اور توہین مذہب طعن و تشنیع اور زہر اُگلنے میں آپ نے کوئی بھی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا ہے چہ جائیکہ وہ آپکے کلام سے خواہ کتنا ہی پُرزور اور ڈنکے کی آواز کیوں نہو متاثر ہوں۔ غیروں کا تو کیا حساب آپنے خویشوں میں ہی اُن کا مار آستین ہوکر دکھلایا ہے۔ اُن کی تحریروں سے جو آپ کے معتقد نہیں خواہ وہ ہندو ہوں خواہ عیسائی اور خواہ محمدی یہہ بیّن اور واضح ہے کہ وہ آپ کو ایک کاذب اور دھوکہ ساز جانتے ہیں اور وہ آپ کے اعتقاد کو آپ کے عمل و فعل میں باطل پاتے ہیں۔ وہ آپ میں کوئی سچائی کی صورت نہیں دیکھتے۔ وہ آپ کے اشتہاروں اور مباہلوں کے جیسے سیکڑوں کاغذ آپ نے سیاہ کر ڈالے اور اُن کا ایک طومار باندھا ہے نیچے آپ کے دل میں سوائے خود رائی اور خود غرضی اور حسد اور کینہ اور نفسانیت کی تحریکوں اور کچھ نہیں دیکھتے۔ آپ کی قوت جذبات نے اُن کی میلان طبیعت کو ایسا مخالف دھکا دیا ہے جیسا قانون برق میں اتحاد اور عناد کی تحریکیں آپس میں عمل کیا کرتی ہیں۔ آپنے دیگر مذاہب اور خصوصاً مسیحی مذہب کے جواہر زواہر اور دُرّ غرر کو اپنے پنتھ کی تسبیح میں منسلک کر لیا اور اُن کا احسان نہ مانا۔ مگر افسوس کہ آپکے اقوال و افعال میں کوئی بھی اثر اتحاد کا لاحق اور ملزوم نہیں ہوا ہے۔ اگر آج زمانہ کا پلٹا پلٹے اور آپکے ہاتھ میں عنان حکومت آجاوے تو آپ اپنے کل نبوت کے ڈھیر کو طاق نسیان پر چھوڑ کر تلوار اُٹھانے سے ہرگز دریغ نہ کرینگے اور اپنے چیلوں جانشوں کو بھی اُسی صراط المستقیم کیطرف سے اُڑینگے۔ کاشکہ مرزا صاحب اب بھی سمجھلیں اور تمام الباطل خس و خاشاک جس کا آپنے ایک تودہ لگا چھوڑا ہے جلا کر راکھ کر ڈالیں اور مسیح مصلوب کا دامن پکڑلیں۔ تاکہ آسمان سے ایک بھسم کرنیوالی آگ اُن کی پُرانی نفسانیت کو جلا ڈالے اور اُن کو پاک اور صاف کرے اور نئی زندگی کی جان ڈالے۔ ہماری اُن کے لئے یہہ ہی دعا ہے +

# مراسلات

### مائی ڈیر اڈیٹر نور افشاں

آج کل پنجاب میں خاص طور پر اور دیگر اضلاع میں عام طور پر اس مسئلہ پر بڑی گرم جوشی سے بحث ہو رہی ہے۔ کہ کیونکر ہندوستان کی کلیسیائیں سلف سپورٹ ہو کر اپنے پاؤں پر کھڑی ہو سکتی ہیں۔ اور بہت سے طریقے اس کے لئے اس وقت تک کام میں لائے گئے ہیں۔ اگرچہ ابھی تک کامیاب ہونے یا نہونے کا حال ظاہر نہیں ہوا۔ آپکے اخبار میں بھی اس کا چرچا ہوتا رہا ہے۔ فی الحال میں اس امر میں کوئی ذاتی رائے دینا نہیں چاہتا۔ صرف ایک مضمون جو اسی بحث پر ہے ترجمہ کرکے ارسال خدمت ہے۔ اسکو درج اخبار فرماکر بندہ کو مشکور فرماویں۔

المترجم

جے۔ بی۔ نثار علی۔ از نارووال

## دیسی کلیسیاؤں میں سلف سپورٹ کی تحریک

## مسٹر ستیا جوزف۔ ایم۔ اے۔ ایم۔ ایل کا مضمون

مسیحیوں کے لئے سلف سپورٹ سے بڑھکر اور کوئی ایسا دلچسپ مضمون نہوگا جس کی بابت ہم آج گفتگو کرنے کو جمع ہوئے ہیں۔ یہہ ایک ایسا مضمون ہے جس کا بیان دیسی کلیسیاؤں کے لئے از حد مفید ہے۔ اس کی بابت وقتاً فوقتاً ہمارے معزز ہفتہ وار اخبار کرسچین پیٹریوٹ (Christian Patriot) کے کالموں اور ماہواری اخبار بپٹسٹ مشنری ریویو (Baptist Missy: Review) میں ذکر ہوتا رہا ہے۔ اور اُن مباحثوں میں سب اس نتیجہ پر متفق ہوئے ہیں۔ کہ ہندوستان میں مشن کا کام جب تک کہ یہہ غیر ممالک کے روپیہ پر قائم ہے ہمیشہ ترقی نہیں کر سکتا۔ ہماری کلیسیاؤں کے لئے سلف سپورٹ ہونے کے بارہ میں بہت سے طریقے اور صورتیں پیش ہوئی ہیں۔ اور مختلف طریقوں پر جو جو آپ پیش ہوئی ہیں۔ وہ آپس میں بڑا اختلاف رکھتی ہیں لیکن آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ میرے خیالات اور تجویزیں سب سے مختلف ہیں۔ افسوس کہ باقیوں سے اختلاف کرنا میرے ہی حصہ میں آیا ہے۔ اور یہہ اس لئے نہیں کہ مجھے باقیوں سے مخالفت کرنے میں کسی طرح کی خوشی ہے۔ لیکن اس لئے کہ میں اِن طریقوں اور طرزوں کے پرزور اور مفید ہونے کا خود قایل ہوں۔ لیکن پیشتر اس کے کہ کچھ عرض کروں آپ لوگوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ میری خیالات کی مخالفت کرنے سے پہلے قدرے سوچیں اور غور کریں۔ اور پھر شوق سے اگر بہتر جانیں۔ تو نقطہ چینی کریں۔ کلیسیا کب سلف سپورٹنگ (Self-Supporting) کہلائی جا سکتی ہے؟ سلف سپورٹ کلیسیا وہ ہے۔ جو اپنے پاسٹر اور منادوں کی جو لوگوں کی روحانی ضروریات کو بہم پہنچانے میں خود مدد کرے

اپنی کلیسیا کے بچوں کی تعلیم کے واسطے جس پر کہ کلیسیا کی آیندہ بہتری منحصر ہے۔ اُستادوں کی کافی تعداد رکھ سکتے۔ اور اپنی ہی طرف سے منادوں کو اپنے خرچ پر گرد و نواح کے غیر اقوام علاقوں میں انجیل کی روشنی پھیلانے کو بھیج سکتے۔ جو کلیسیائے مذکورہ ضروری باتوں کا کلی اہتمام نہیں کر سکتی۔ یعنی اپنی روحانی عبادتوں کو بغیر کسی غیر امداد کے بجا نہیں لاتی۔ اور خود گرد نواح کے تاریک علاقوں میں انجیل کو نہیں پہنچاتی۔ باقاعدہ کلیسیا نہیں کہلا سکتی ہے۔ حاصل کلام جو کلیسیا رسولی کلیسیا کے نمونے پر لوگوں کی روحانی اور جسمانی ضروریات کو پورا نہیں کرتی اور اپنی میں سے سرگرم آدمیوں کو گرد و نواح کی غیر اقوام میں انجیل کی تعلیم کے لئے نہیں بھیجتی سلف سپورٹ کلیسیا نہیں کہلا سکتی سلف سپورٹ کلیسیا بغیر کسی کے ڈر اور رہبری کے اپنے آپ کو خود چلانے والی ہوگی۔ اور اپنا انتظام آپ کر سکے گی۔ اور اپنی دیسی مشنوں کو ملک کے مختلف حصوں میں بھیجے گی۔ کوئی کلیسیا کبھی سلف سپورٹ اور کسی ملک میں مقیم نہیں کہی جا سکتی جب تک کہ وہ اپنی روحانی ضروریات کا خود خیال نہ کرے اور اپنا بوجھ نہ اُٹھاوے +

ہماری کلیسیاؤں کے سلف سپورٹ ہونے کے بہتیری رکاوٹیں میں سب سے اول یہہ ہے کہ ہمارے خادمان دین روپیہ کو پیار کرتے اور بڑی بڑی تنخواہوں اور دیگر سفری اخراجات وغیرہ کی خواہش رکھتے ہیں۔ کرسچن پیٹریوٹ میں دیسی خادمانِ دین کی حالت اور درجہ کی بابت بہت کچھ ذکر اذکار ہوا ہے۔ اور آخرکار پیٹریوٹ میں اس سوال پر خوب بحث ہوئی "کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ کیوں کلیسیا کی خدمت کو پسند نہیں کرتے" جس کا نتیجہ یہہ نکلا کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ کلیسیا کی خدمت پر اِس لئے توجہ نہیں کرتے کہ اُن کی آمدنی اُن کی لیاقت کی نسبت کم ہوتی ہے۔ اور ہماری دیسی کلیسیاؤں کے سلف سپورٹ ہونے کے لئے کوئی اور بات اس سے زیادہ مضر نہیں ہو سکتی کہ لوگ جو کلیسیا کی خدمت میں داخل ہونا چاہتے ہیں بڑی بڑی تنخواہوں یا اپنی دنیاوی لیاقتوں کے مقابلے پر تنخواہوں کی خواہش کریں۔ جب تک کہ مسیح کی کلیسیا کے پاک درجوں میں روپیہ حکومت یا دنیاوی عزتوں کو بالکل ترک نہ کیا جاوے سلف سپورٹ ہونے کے خیال کو بالکل ترک کر دینا چاہئے۔ اصل بات یہہ ہے کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ کلیسیا کی خدمت میں روح کی تحریک سے داخل نہیں ہوتے (میں عموماً کا لفظ اس لئے کہتا ہوں کہ بعض اس عام قاعدہ سے مستثنیٰ ہیں) جسمانی لوگ زر کی محبت معزز درجوں اور مجہول زندگی کاٹنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ مگر روحانیوں کو تنخواہوں اور دیگر اخراجات سفر وغیرہ اور درجوں فضیلت۔ آرام و آسایش پانے کا کبھی خیال تک نہیں گذرتا۔ خداوند کی خدمت کا اصل نمونہ رسولوں میں سے بزرگ مقدس پولس ہے۔ جو یوں کہتا ہے "میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنی ضروریات رفع کیں کیونکہ میں نے کسی پر بوجھ ڈالنا نہ چاہا" بیشک خوراک مزدور کا حق ہے۔ اور انجیل سنانے والے انجیل ہی سے اپنی روزی پاتے ہیں۔ اِن آیات کی تشریح خداوند مسیح نے خود اپنے شاگردوں کو حکم کرتے وقت یوں کی ہے۔ "جس شہر میں داخل ہو اور وے تمکو قبول کریں جو کچھ تمہارے آگے رکھا جاوے کھاؤ۔" پس ہم دیکھتے ہیں کہ سب سے زیادہ مسیحی دین کی ترقی کے زمانہ میں اس کے منادی کرنے والوں نے یا تو خود اپنے ہاتھ سے اپنی ضروریات رفع کیں تاکہ کسی پر بوجھ کا باعث نہوں۔ یا جو کچھ اُن کے آگے رکھا گیا اُسی پر کفایت کی خواہ وہ مقدس پولس کے سے لائق یا جلیل کے مچھوؤں جیسے بے علم تھے۔ کیا زمانہ حال کی ظاہری لیاقتیں جس کا کلیسیا کے کارندوں میں رواج ہے خدا کی نظروں میں سراسر بیوقوفی نہیں ہے؟ کیا یونیورسٹیاں اس قدر موثر ہیں کہ اپنے طالب علموں کے دلوں میں سچی پارسائی اور سرگرمی ڈال سکیں؟ شاید آپ نے دیکھا ہوگا کہ ایک سادہ عیسائی براگی یا سنیاسی مشنری کی نسبت لوگوں کی توجہ اپنی طرف زیادہ کیوں کھینچ سکتا تھا؟ اس کا جواب صاف ہے۔ میں دلیری سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ نے چرچ مشنری سوسائٹی کے بعض بزرگ خادمانِ دین کو دیکھا ہوگا۔ جو اپنی لیاقتوں اور دولتوں کو خدا کی نظروں میں حقیر سمجھتے ہیں۔ اور بغیر کسی دنیاوی خواہش کے کس طرح خداوند کے انگورستان میں کام کرتے ہیں۔ کاشکہ اس قسم کے کارندے خدا کے لئے کام کریں۔ ان میں سے بعض بہت عالم تھے۔ اور بعض کم علم۔ مگر میرا اس پر پکا یقین ہے۔ خدا نے دنیا کے بیوقوفوں کو چن لیا۔ تاکہ حکیموں کو شرمندہ کرے اور خدا نے دنیا کے کمزوروں کو چن لیا۔ تاکہ زور آوروں کو شرمندہ کرے۔ اور دنیا کے کمینوں و حقیروں کو اور اُن کو جو شمار میں نہیں آتے خدا نے چن لیا تاکہ اُنہیں جو شمار میں ہیں ناچیز کر ڈالے کہ کوئی بشر اس کے آگے گھمنڈ نہ کر سکے۔" کسی شخص کے علم اور دانائی سے میرا مطلب دنیاوی علم اور دنیاوی دانائی نہیں ہے اگر وہ اس سارے ایمان کو ہمارے خداوند ہی کے الفاظ اور تعلیمات ہی میں ادا کرے +

وہ جو کہ اپنے دلوں میں عمر بھر انجیل کی خدمت کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں ضرور اپنے دلوں میں ٹھانتے ہونگے کہ انجیل کی خدمت حقیقت میں دیگر پیشوں سے نہایت ہی مختلف ہے۔ وہ خدا کا کام کرنے کو بلائے گئے ہیں۔ اور اگر بندگان خدا ان کی پرورش اپنے جیسی کرتے ہیں تو بھی کافی ہے۔ ہنگر کا ٹیل کے مرحوم پادری ریورنڈ ڈیوڈس برہمنوں میں ایک مشہور و معروف عیسائی جن کو اِن علاقہ جات کے لوگ ابھی تک دل سے یاد کرتے ہیں۔ بہتیروں کے لئے جو انجیل کی خدمت کرتے ہیں گویا ایک سبق تھے۔ ان کی نسبت ایک روایت ہے کہ آپ ایکدفعہ منادی کے لئے دورہ کرتے ہوئے۔ کس طرح چند غلیظ جھونپڑیوں کے پاس اس اُمید سے پہنچے کہ شاید وہاں سے آپ کو اپنے پیاس بجھانے کے لئے کچھ پانی مل جاویگا۔ اور کس طرح سے ان کو ایک نیم برہنہ بڑھیا عورت سے پانی پلایا۔ اور آپنے وہاں دھوپ کی شدت میں کس طرح گھٹنے ٹیکے تاکہ

اُس خداداد نعمت کے واسطے اپنے آسمانی باپ کا بصد انکسار شکریہ ادا کریں۔ اور پھر آپ نے تھوڑا سا پانی پی کر کسطرح سے اُن کو خدا کی اور اُس کے پیارے بیٹے کی محبت کی تعلیم دی ایسا آدمی ہرچند کہ وہ کم علم تھا۔ مگر توبھی وہ بہتیرے عالموں سے کچھ کم نہ تھا کسی عالم نے بھی اُس کے برابر منادی نہ کی ہوگی۔ اور نہ کوئی ایسا مسیح کی خاطر موا ہوگا۔ روحانی خدمات کی قیمت روپیہ سے نہیں ہو سکتی۔ ورنہ صلیب اور تنگ دروازہ کے روحانی سبقوں کی خود انکاری کی تعلیم کا کچھ فائدہ نہ تھا کون خداوند کی مرضی لوگوں پر ظاہر کرنے یا مسیح کی نجات دینے والی طاقتوں کی گواہی دینے یا لوگوں کو اس آنے والے غضب سے بچنے کے لئے ابھارنے کے اجر کی قیمت روپیوں میں بتا سکتا ہے؟ کون کلیسیائے کے روحانی فائدوں کی خبرگیری کے لئے تنخواہ مقرر کریگا؟ یا کون روحوں کے بچانے اور اُن کے لئے دعا کرنے کی قیمت بتا سکتا ہے؟ گو دیہاتی کلیسیائے معقول تنخواہیں نہیں دے سکتے لیکن وہ ان چیزوں سے جن پر کہ وہ خود گذران کرتے ہیں مسیحی کارندوں کی پرورش تو کر سکتے ہیں۔ میں تعلیم کی بے قدری نہیں کرتا۔ لیکن میرا استدلال یہ ہے اظہار ہو کہ کسی کا علم لوگوں کو مسیحی کرنے میں دلی سرگرمی اور عشق مسیح سے زیادہ کامیاب ہو۔ کم علم لوگوں کے وعظ ہمارے زمانہ حال کے خواندہ و فیشن پسند نسل کو بیہودہ سے معلوم ہوتے ہیں۔ ویسے ہی عالمانہ واعظین بھی ان کے لئے کچھ کم نفرت انگیز نہیں ہیں۔ پس ہماری کلیسیاؤں کو لایق واعظین کی ایسی ضرورت نہیں جیسی کہ خدا کے چند جان نثار بندوں کی ہے جو مسیح میں اپنے سرگرمی کے لئے مشہور ہیں۔ لایق آدمیوں کی بہت ضرورت ہے۔ اگر اُن کے رکھنے سے کلیسیائے پر زیادہ خرچ کا بوجھ نہ پڑجائے۔ اور ایسوں کے رکھنے سے کلیسیائے کا خرچ کیوں بڑھے۔ اگر کوئی کہے کہ ان لوگوں کا کلیسیا سے میں عہدہ پانا خدا کی محبت اور لوگوں کی بہبودی سے متحرک ہوا تو مجھ کو یہ صاف نظر نہیں آتا۔ اگر ایسی طور سے وہ روحانی خدمت میں داخل ہوئے ہیں۔ تو وہ کس طرح سے کلیسیا سے پر پھل ہو سکتے ہیں۔ جس حالت میں کہ اُنہوں نے مسیح کی نسبت ہر ایک چیز کو حقیر جانا ہوا ہے +

سلف سپورٹ نہ ہونیکی دیگر وجہ یہہ ہے۔ کہ کلیسیائے کے باقی ممبروں میں روحانیت کی کمی ہے۔ ہرچند کہ ہمارے دیسی بھی بہت غریب ہیں۔ توبھی وہ اتنے غریب نہیں ہو سکتے کہ اگر وہ صرف ارادہ ہی کریں تو اپنے کلیسیائیں نہ سنبھال سکیں اول تو وہ کچھ دیتے ہی نہیں اور اگر بصد مشکل دیتے بھی ہیں تو اپنی حیثیت سے بہت کم۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہماری کلیسیا کے ممبروں نے ٹھیک ان ضروریات اور فواید کی جو کلیسیائے سے اُن کو پہنچے ہیں قدر نہیں جانی ہے۔ مختصراً ابھی تک ان کی طبیعتیں روحانی نہیں ہیں۔ کون خدا کو اور اس کے کام کے لئے کچھ دیگے وہ ہی جنہوں نے فضل حاصل کیا اور جنہوں نے معلوم کیا ہے کہ خداوند کیسا بھلا ہے۔ پرانی کلیسیائیں کثرت سے دیتی تھیں کیونکہ خدا کی روح ان میں بہتایت سے بستی تھی۔ مقدس پولوس گلاتیوں کو یوں لکھتا ہے "کہ اگر ہو سکتا تو تم اپنی آنکھیں کھود نکالکے مجھے دیتے" کلیسیائے کے ممبروں کو اچھی طرح واضح ہونا چاہئے کہ وہ کلیسیائے کو سنبھالنے کے ذمہ دار ہیں۔ اور ان کا فائدہ کلیسیائے کا فائدہ ہے۔ پادریوں کو چاہئے کہ مسیحیوں سے میل جول رکھا کریں۔ جو اکثر کلیسیاؤں میں کم ہوتا ہے۔ ایکدفعہ ایک دیندار مسیحی معزز سرکاری ملازم نے گرجہ کے پاسٹر سے یوں کہا کہ اگر آپ منظور کریں تو میں کلیسیائے کے بچوں کی روحانی تعلیم مفت میں کیا کرونگا لیکن پاسٹر صاحب نے یہہ مصنوعی سا خیال کرکے کہ اس قسم کا دخل آیندہ کلیسیائے کے کام اور رسم میں خلل انداز ہوگا۔ اس کے نیک ارادے کو ٹھنڈا کر دیا سو بغیر کلیسیائے کے ممبروں کے ساتھ ہمدردی اور رفاقت کرنے کے کس طرح ہماری کلیسیاؤں میں سلف سپورٹ نشو و نما پا سکتی ہے۔ لائق ( جیسا کہ ہم ہی کلیسیائے کے تقویت دینے والے ہوتے ہیں اور جب تک کہ ان کو خود کلیسیائے کے قایم اور مضبوط رکھنے کے لئے دور اندیشی کرنے اور تدبیریں سوچنے کی اجازت نہ دیجائیگی اور وہ اس کی مالی حالت میں خود حصہ نہ لیں۔ وہ کبھی اس سے خاص علاقہ نہ رکھینگے۔ اور پھر ایک اور سد راہ سلف سپورٹ کے ہونے میں یہہ ہے کہ سلف سپورٹ قایم رکھنے کے لئے کوئی باقاعدہ طریقہ نہیں ہے۔ میرے خیال میں صرف انہی دو یعنے رومی اور لوتھرن کلیسیاؤں کے قوانین آمدن مقرر کئے ہوئے ہیں۔ رومی کلیسیائے نے ہر ایک پر خاص چندہ مقرر کیا ہوا ہے اور لوگ اُس کو خوشی سے کلیسیائے کے فایدے کے لئے دیتے ہیں۔ اور لوتھرن کی کلیسیائے میں مقررہ مقداریں ادا کرنی پڑتی ہیں۔ جو کسی طور سے کلیسیائے کو بوجھ معلوم نہیں ہوتیں۔ یعنے ہر ایک ممبر کلیسیائے سے آدہ آنہ فی روپیہ آمدن میں سے لیا جاتا ہے۔ آدہ آنہ فی روپیہ وہ کل کا تیسرا حصہ ہوتا ہے اور بہت سا چندہ اسیطرح سے اکٹھا کیا جاتا ہے۔ اور بہت ہونے کی یہی وجہہ ہے کہ وہ باقاعدہ طور سے لیا جاتا ہے۔ دراصل مسیحیوں میں دینے کی خواہش نہیں ہوتی بعض تو اپنی آمدنی کی نسبت بہت ہی کم دیتے ہیں اور بعض دیتے ہی نہیں۔ اور ایسوں کا معقول عذر نہیں ہے۔ بڑا افسوس ہے کہ ہماری کلیسیاؤں میں ان کے لئے جو دیتے ہی نہیں کسی قسم کا انتظام نہیں ہے۔ تناولی کے مرحوم ڈی۔ سموایل بی۔ڈی (D. Samuel B. D.) اپنے ہمجنس اور ماتحتوں کو نصیحت کیا کرتے تھے کہ ان لوگوں کو جو اپنی کلیسیائے کے سنبھالنے میں مدد نہیں کیا کرتے بپتسمہ اور عشاء ربانی سے محروم کیا کرو۔ ضرور کوئی اس قسم کی بات عمل میں لائی جانی چاہئے جن سے وہ کلیسیائے کو مدد دینے کے فرایض سیکھیں۔ اسبات کا خیال کرنا کہ ہمارے اس قسم کے بھائی بغیر مجبور کئے خوشی سے کچھ دینگے سراسر بیفائدہ ہے یہہ خیال کرکے کہ اگر وہ ہندو ہی رہتے تو ان کو اپنے مندروں وغیرہ میں اس سے بھی زیادہ دینا پڑتا۔ ہندو اس خیال سے زیادہ دیتے ہیں کہ جب تک وہ کچھ دینگے نہیں تو ان کے واسطے کچھ ہو نہیں سکتا۔ دیسی عیسائیوں کی غریبی ہی اکثر سلف سپورٹ کے لئے باعث دقت ہوتی ہے۔

اِس لئے بموجب بیان بالا کے میں کسی قسم کی سختی کی صلاح پیش نہیں کرتا۔ بعض جگہوں میں دیسی عیسائی اپنے غیر اقوام بھائیوں کی نسبت کچھ زیادہ غریب نہیں ہیں۔ دوسرے اگر ہر ایک عیسائی ہرچندکہ وہ غریب ہو اپنے مقدور کے بموجب کچھ دیتا ہے۔ جلد ظہور میں آئیگا۔ کہ کوئی کلیسیائے ایسی نہیں ہو جو اپنے آپ کو خود سنبھال نہ سکے۔ پس ہمیں اپنے ارادہ کے پورا کرنیکے لئے کیا کرنا چاہئے ❖

(ا) ممبروں کو اپنی کلیسیائے کے فرایض سکھانے چاہئیں۔ مجھے ڈر ہو کہ بعض پادریوں کو بھی یہہ فرایض سیکھنے پڑینگے اور جتنا کہ وہ کلیسیا سے طلب کیا چاہتے ہیں۔ ان کو خود بھی دیگران کے لئے نمونہ بننا چاہئے۔ میں ایک دیسی پادری کی بابت جانتا ہوں کہ اس نے اس گرجہ میں جہاں پر وہ خود کام کیا کرتا تھا برسوں تک کچھ نہ دیا۔ جب تک بعض ہوشیار ممبروں نے کلیسیا کو اسبات سے آگاہ نہ کردیا اور پھر اس کو ایک روپیہ ماہوار کے حساب سے دینے پر مجبور کیا۔ اور یہہ حقیقت میں اس آدمی کے لئے جو ساٹھ روپیہ ماہوار پاتا تھا کچھ بات نہ تھی۔ پھر ایک اور پادری صاحب کی نسبت اتنا معلوم ہو۔ کہ اس کی تنخواہ ستر روپیہ ماہوار ہو۔ مگر وہ صرف ایک روپیہ ماہوار دیا کرتا ہو۔ اگر اکثر لوگوں کو علاوہ تعلیم کے لئے ابھارا اور عمدہ نمونہ دکھایا جاوے۔ تو ان کو اسبات کی بابت اپنے اپنے فرایض کا پتا لگ جاویگا۔ دینے کی بابت ان کو بائبل سے تعلیم دینی چاہئے۔ اور ان کو اسبات سے آگاہ کرنا چاہئے۔ کہ ہندوستان میں سچی دین غیر ملک کے روپیہ پر ہمیشہ قایم نہیں رہ سکتا۔ اور سب سے بڑھکر ان کو نئے نئے خیالوں اور ہلا دینے والے مضمونوں سے بیدار کرنا چاہئے۔ تاکہ وہ اپنا جان و مال بھی خداوند کی نظر کرنا سیکھ جاویں اور اپنے سب سے عزیز چیزیں بھی اس کے مقدس قدموں پر ڈال دینے سے دریغ نہ رکھیں۔ نیز ان سے بیان کرو کہ خداوند کسی کو جو کہ مقدس کام کے لئے نہیں دیتا ہو ہرگز معاف نہ کریگا۔ کوئی خدا کی بلاہٹ کے جواب میں اپنی غریبی کی حجت نہیں کر سکتا۔ موسوی شریعت کے بموجب جو آدمی بچھڑا یا بکری کا بچہ قربان گاہ پر نہ لاسکتا تھا۔ اسکو ایک جوڑہ کبوتر ہی لانے کا حکم تھا۔ کوئی ایسا غریب نہ تھا جو کسی قسم کا نذرانہ ادا کر سکتا تھا۔ مسیحیوں کو دہ یکی دینے کی تعلیم دینے کی تعلیم دینی چاہئے اور سب سے پہلے پادریوں کو نمونہ دکھانا چاہئے۔ ہمیں اسبات کو دیکھ کر حیران نہیں ہونا چاہئے کہ لوگوں کو موسیٰ کی شرع کے بموجب دہ یکی دینے کے بموجب مجبور کیا جاتا ہو۔ کیونکہ نبی دیتے آئے اور ہمارے خداوند نے خود دی۔ وہ یکیں خداوند کی ہیں۔ خداوند کا حکم یہہ نہیں ہو۔ کہ ہم ضرور ایک خاص رقم دیں لیکن یہہ کہ اپنے مال کا کچھ حصہ دہ یکی کے علاوہ پرانے زمانہ میں خداوند کے بندے اپنے پہلے پھل اور خوشی کے نذرانے عبادت گاہ میں لایا کرتے تھے۔ جس کا زمانہ حال میں خدا پرست بندوں کو نمونہ لینا چاہئے۔ فصل کی عید اور خرمن اندازی کی عبادتیں جو کہ چرچ مشنری سوسائٹی کی بعض کلیسیاؤں میں ابھی تک رایج ہیں نہایت درست اور ہر دل عزیز ہیں۔ اور یہہ یہودیوں کی پہلے پھلوں کی عیدوں سے تعلق رکھتیں ہیں۔ اور اس قسم کے دستور سب جگہوں میں رایج ہونی چاہئیں ❖

(ب) گرجوں کے متعلق ہمارے کلیسیائے کا کچھ دنیاوی مال ہونا چاہئے۔ شاید یہہ آپ کو عجیب سا معلوم ہوتا ہوگا۔ مگر میری اُمیدیں تو اسی طرف مایل ہیں۔ کیا آپ نے کبھی دریافت کیا ہو کہ ہندوؤں کے مندر وغیرہ کہاں سے گذارہ کرتے ہیں۔ مشکل سے کوئی ایسا مندر ہوگا۔ جس کے ساتھ کوئی انعامی اراضی یا دیگر وقف کردہ مال اس کو سنبھالنے کے لئے نہ ہوگا۔ بیشک ہمارے گرجوں کے ساتھ انعامی زمینیں تو نہیں ہیں۔ لیکن اس قسم کا کوئی اور انتظام کیا جاسکتا ہو۔ یہہ خیال کیا جاتا ہو۔ کہ روحانی آدمیوں کو دنیاوی تعلقات میں دخل نہیں دینا چاہئے۔ یہہ محض غلط ہو۔ کلیسیائے دایمی انتظام اور امن نہ ہونے کے بغیر سلف سپورٹ کے لئے اور کوئی بہتر بات نہیں ہوسکتی۔ کلیسیائے کو صرف مسیحیوں کے نذرانوں پر ہی قایم نہیں ہونا چاہئے۔ جو کہ بوجہہ تبدیل ہوتے رہنے کے قابل اعتبار نہیں ہیں۔ کیونکہ جب مسیحی اچھی طبیعت کے ہوں تو نذرانے وغیرہ بہتایت سے آوینگے ورنہ پاسٹر صاحب کی مٹی خراب ہوگی۔ یہہ بہتر نہیں ہو کہ پاسٹر صاحب کی خوشی صرف متلون مزاج مسیحیوں کے سر پر ہی چھوڑ دیجاوے۔ پادری جو کہ امانتداری سے اپنے فرایض ادا کرتا اور لوگوں کو ان کی بدیوں کے لئے تنبیہہ کرتا ہو۔ لوگوں کے نذرانوں پر چھوڑا جاوے۔ پاسٹر کی حالت مسیحیوں کے ڈر سے آزاد کی جانی چاہئے۔ مبادا خدا کے کام میں ہرجہ درپیش ہو۔ تناولی کے دیسی کارآزمودہ پادری صاحب نے اپنی کلیسیائے کی آیندہ بہتری کے لئے ایسا خیال کیا اور اپنی تمام طاقت سے اس قسم کی زمین وغیرہ حاصل کرنے کی کوشش کی۔ اور حال کے شمالی حصہ تناولی کے پادری ڈی۔ متھیو صاحب کی عنایت سے علاقہ تناولی کے ضلع سادے پرم ([illegible]) آج کے دن مشن کے علاقہ جات میں سب سے زیادہ سرسبز ہو۔ اور یہہ اُسی خدا کے بندہ کی مہربانی سے سلف سپورٹ کی نوبت کو پہنچ گیا۔ جو آدمی کے اپنے خاندان کی بہتری چاہتا ہو۔ اُن کے لئے دایمی آمدنی کا طریقہ پیدا کرنے کی نسبت بہتر نہیں کرسکتا۔ میں چاہتا ہوں کہ ہر ایک کلیسیائے میں کچھ اسی قسم کا انتظام کیا جاوے ❖

(ج) دیسی پادریوں کے اختیارات بڑھائے جاویں۔ ان کو اپنی کلیسیاؤں کا بغیر کسی یورپین مشنری کی امداد کے خود انتظام کرنا چاہئے۔ یہہ اکثر کلیسیاؤں میں خاصکر چرچ مشنری سوسائٹی میں کیا جاتا ہو۔ اب وقت ہو کہ کلیسیائے کا انتظام دیسیوں کے ہاتھ میں چھوڑا جاوے۔ یورپین مشنریوں کو چاہئے کہ صرف منادی کا کام کیا کریں۔ پرانے روحانی مشنری ڈنمارک کے مشنریوں کی طرح ہمارے درمیان اپنا وقت انجیل کو غیر قوموں کے درمیان پھیلانے کے کام میں صرف کیا کرتے تھے۔ زمانہ حال کے یورپین مشنری اپنا بہت کم وقت لوگوں کو مسیحی بنانے

لئے صرف کرتے ہیں۔ یورپ سے مشنری اسی غرض سے بھیجے جاتے ہیں۔ کہ لوگوں کو انجیل سنا دیں۔ اور کلیسیائیں قائم کریں جس کی طرف اب بالکل ہی توجہ نہیں ہوتی ہے۔ پس جن کے پاس مشنوں کا انتظام ہے۔ بہتر ہے کہ وہ خیال رکھیں کہ دیسی کلیسیاؤں پر غیر ملک کی حکومت کم ہوتی جاوے۔ اور دیسی سلف فزوں ترقی کرتے جاویں۔ تناولی میں ایس۔ پی۔ جی کے کام کی ایسی بُری حالت نہ ہوتی اگر یہہ بات مدِ نظر رکھی جاتی۔ لارڈ بشپ کالڈول صاحب نے ایک پراونس چرچ کونسل مقرر کی جس کے متعلق تناولی کے کلیسیا کے ضروری کاموں کا بندوبست ہوا کرتا تھا۔ اور یہہ مشن کے انتظام کے لئے ایک نہایت ضروری امر تھا۔ لیکن مذکورہ بشپ صاحب موصوف کی موت کے بعد یورپین پادریوں نے اس کی نسل کو برباد کر ڈالا۔ اگر دیسی کلیسیاؤں کو آزاد کرنا ہے تو خاصکر اس کے پاسٹروں کو غیر حکومتوں سے آزاد کرنا چاہئے۔ اور ان کی حالت کلیسیا کے میں بہتر درجہ پر ہونی چاہئے +

(۵) ہماری کلیسیا کے انتظام سادہ اور کم و بیش پرانی مسیحی کلیسیاؤں کے نمونہ پر ہونا چاہئے۔ پرانی کلیسیا اس قسم کی تھی کہ چند بپتسمہ پائے ہوئے اشخاص خدا کی بندگی اور انجیل کی منادی کے لئے رکھے ہوتے اور اپنا انتظام خود کیا کرتے تھے۔ اور سلف سپورٹ تھے۔ اور خود انجیل کو سنایا کرتے تھے۔ ہر ایک کلیسیا باقیوں سے آزاد تھی۔ اور اپنے اپنے علیحدہ افسر رکھتی تھی۔ جو اپنے آپ کو دعا اور کلام کی خدمت میں مشغول رکھتے تھے اور باقی جو کہ ڈیکن کہلاتے تھے۔ لوگوں کی روزانہ خوراک کی فکر کیا کرتے تھے۔ اس لئے ہماری کلیسیاؤں میں چند لیمن (Laymen) کی کونسل مقرر ہونی چاہئے۔ تاکہ کلیسیا کی دنیاوی باتوں کی فکر کریں۔ اور سب سے کلیسیا کے روپیہ کی بابت صلاح لینی چاہئے۔ اور کلیسیائے کو لازم اپنا اپنا فنڈ رکھنا۔ اور اپنے فائدے کے لئے انتظام کرنا چاہئے۔ کلیسیائیں جن کے پاس بڑے فنڈ ہیں اپنا انتظام خود کریں۔ اور باقی ان کا نمونہ اختیار کریں۔ جن کلیسیاؤں کے پاس اپنے فنڈ جمع نہیں ہیں۔ ان کو فوراً جمع کرنا چاہئے بلکہ پوری چندہ کا کچھ حصہ علیحدہ کر دینا چاہئے تاکہ چرچ اینڈومنٹ فنڈ

Church Endowment-Fund

بنایا جاوے۔ اور اگر یہہ باقاعدہ کیا جاویگا تو کچھ مدت بعد ہر ایک کلیسیا فخر سے کہہ سکیگی کہ ہمارے پاس کلیسیا کے ضروری اخراجات کے لئے فنڈ موجود ہیں +

(۶) آخر میں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اتنے ہی پاسٹر تقرر پائیں جنہیں حال کی کلیسیائیں سنبھال سکیں۔ بعض مشنوں نے اپنی بدقسمتی سے اتنے دیسی پادری جمع کر چھوڑے ہیں۔ اور ذرا خیال نہیں کیا کہ آیا ان کی ضرورت ہے اور حال کی کلیسیائیں ان کو سنبھال بھی سکتی ہیں یا نہیں۔ کلیسیا کو یہہ بھی سمجھنا چاہئے کہ وہ اپنے پاسٹر جو کہ ان کی روحانی ضروریات کو پورا کریں خود چنیں۔ اور چننے میں ان کی مرضی ضرور لی جانی چاہئے۔ پاسٹروں کو ان میں زبردستی مقرر نہیں کر دینا چاہئے۔ جیسا کہ آجکل کیا جاتا ہے بیشک کوئی ایسے روحانی آدمیوں کی حکومت ہونی چاہئے جو کہ چننے وقت دا اگر ضرورت ہو غلطی رفع کر دیا کریں۔ لیکن کسی صورت میں ایسا پاسٹر نہیں ہونا چاہئے۔ جس کی وہ ضرورت نہیں سمجھتے بلکہ اسے تعلق تک رکھنا نہیں چاہئے۔ ہم سلف سپورٹ کے لئے قیامت تک منادی کرتے رہیں تو بے فائدہ ہے۔ اگر ہمارے پاسٹر صاحبان ہی بجائے اپنے لوگوں کے جن میں وہ کام کرتے ہیں دیگر مشنوں کی طرف تاکیں بیشک ان کلیسیاؤں پر جو کہ ذمہ داری نہیں لے سکتیں۔ زبردستی پکڑ کر سلف سپورٹ نہیں کر دینا چاہئے یہہ کہنا بجا ہے کہ جو کلیسیا سلف سپورٹ ہونا چاہئے اس کو پہلے خود اپنا انتظام کرنا سیکھنا چاہئے گر کلیسیا اپنا انتظام خود نہیں کر سکتی یہ عجب نہیں کہ اس میں بعض ہر لائق ہوشیار اور چھوٹے چھوٹے کینہ ذاتی خیالات سے آزاد نہ ہوں۔ تاکہ کلیسیا کے انتظام کو اپنی زیر نگرانی رکھ سکیں۔ یہہ نہایت افسوس کی بات ہے کہ ہماری کلیسیائیں یہہ پورا نہیں کرتیں" +

سلف سپورٹ ہونیکا خیال ہمیشہ ہماری مدِ نظر رہنا چاہئے اور ہمارا مقصد اس کے پورا کرنے کے لئے ہونا چاہئے۔ جب تک اپنی منزل مقصود کو نہ پہنچ جائیں ہمیں اپنے بھائیوں کے خیالات اس طرف مائل کرتے رہنا چاہئے کہ ہماری کلیسیاؤں کو سلف سپورٹ ہونا ایک نہایت ضروری اور اہم بات ہے اور رفتہ رفتہ بموجب قاعدہ مذکورہ بالا کے سلف سپورٹ ہوتے جانا چاہئے آخر کار ہم کو ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ہمارے خداوند نے کلیسیا کو دنیا پر اس لئے مقرر کیا ہے کہ انجیل کی حفاظت ہو۔ اور یہہ پھیلتی چلی جاوے۔ مگر افسوس کہ ہماری کلیسیائیں ان باتوں پر عمل نہیں کر سکتیں۔ جب تک وہ اپنا انتظام خود نہ کریں۔ سلف سپورٹ نہ ہوں۔ اور خود ہی انجیل شریف نہ پھیلا دیں۔ اس لئے کلیسیا کے ہر ایک ممبر پر فرض ہے کہ وہ کلیسیا کے قائم ہونے کے واسطے دل و جان سے حتی المقدور کوشش کیا کرے۔ ہماری کلیسیائیں اصل میں اور ٹھیک ٹھیک ملک کے رواج کے موافق دیسی طرز پر ہونی چاہئے اور اپنی لوگوں کو اسے قائم کرنا چاہئے۔ جن کے فائدے کے لئے یہہ ہے +

مختلف مشنوں نے اس بات کو مدِ نظر رکھ کر جہاں تک ان سے ہو سکا کیا ہے اور ہم ان کے نہایت ہی مشکور ہیں۔ اور اصل میں ہماری دیسی کلیسیاؤں کو ابتک آزاد ہونا سیکھ جانا چاہئے تھا۔ ہمارے دیسی عیسائی ان لوگوں کے جو ابھی تک مسیح خداوند کی نجات سے بے بہرہ ہیں ذمہ دار ہیں۔ ہمیں اپنے غیر قوم بھائیوں کو انجیل کی تعلیم خود ہی کرنی چاہئے + بالفعل کیا ہم یہہ خیال نہیں کرتے کہ مسیح کا دین غیر ملک کا مذہب ہے اور ہمارے پاسٹر اور منّاد مشنریوں کے ملازم ہیں۔ کیا آپ اتنا خیال نہیں کرتے کہ یہہ بات انجیل کے پھیلانے میں ایک بڑی بھاری رکاوٹ ہے۔ یہہ صرف خیال تب ہی

رفع ہو سکتا ہی جب دیسی کلیسیائیں اپنا انتظام خود کرینگیں۔ اور خود انجیل کو بغیر مشنریوں کی مدد کے پھیلائے گیں متفرق غیر مشنوں نے انجیل کو ہمارے درمیان پھیلانے اور ہماری کلیسیاؤں کو قایم کرنے سے اپنے روپیہ کو دریغ نہیں کیا۔ تو بھی بعض ملک اور جزیرے ایسے ہیں جہاں پر ابھی تک مقدس انجیل کی روشنی نہیں پہنچی ہی۔ کیا تمہیں ان دور دراز جگہوں میں قیمتی روحوں کے بچانے کی خواہش نہیں ہی؟ ہرچند ہم خود انجیل کو ہاتھ میں لیکر ان جگہوں میں نہیں پہنچ سکتے۔ تو بھی کیا ہم مسیحی زمین کے تندرانوں سے ان نئی اور بے بہرہ جگہوں میں پہنچانے کے لئے کچھ نہیں پیش کر سکتے ہیں؟ اور یہہ سب کچھ تب ہی ہو سکتا ہی جب کہ ہم غیر مشنوں کو اجازت دیں کہ وہ اپنا روپیہ اور کام ہمارے درمیان سے اُٹھالیں۔ اور پھر ہمکو اپنا انتظام خود اپنے ہاتھوں میں لینا پڑیگا۔ بیشک ہمکو ان مشنریوں سے جنکے ساتھ ہماری اتنی بڑی محبت ہی ہمدردی اور اتفاق کی ضرورت پڑیگی۔ پھر بھی اب وقت ہی کہ ہم ان کے ساتھ اپنے اور اپنی کلیسیاؤں کے دلی بوجھوں میں حصہ لیں۔ جو کہ ہمیں دعا اور ایمان کے ساتھ ابھی شروع کر دینا چاہئے۔ اور نجات کا خداوند ہمکو طاقت پر طاقت اور جلال پر جلال بخشے گا جب تک کہ ہمارے دیسی کلیسیا مسیح کی پاک دلہن نہ بنجاوے۔ اُسی مصلوب کو جلال اور عزت ابدالآباد ہووے۔

## تیوریاں آپ چڑھا کر نہیں پائینگے نجات
## رونے والوں کو ہنساتے ہیں ہنسانیوالے

نور افشاں مطبوعہ ۱۳ اگست سنہ الیہ میں مولوی صاحب صاحب کا وہی مضمون پھر میری نظر سے گذرا جو ایکمرتبہ کشف الحقائق میں درج ہو چکا تھا اور اس پر انہیں کچھ لکھا بھی گیا تھا۔ مگر افسوس کہ مولوی صاحب نے پھر بھی مسیحی واعظوں کو پست فطرت اور کٹھ مُلا بنایا کہ جس پر ہمارے بزرگ ڈاکٹر صاحب نے انہیں آڑے ہاتھوں لیا تسپر بھی آپ تسلی پذیر نہ ہوے بلکہ اور شور مچا مچا کر اُڈیٹروں کی دُہائی دینے لگے۔

آپ فرماتے ہیں کہ ہمارا روے سخن کسی کی طرف نہیں ایک جنرل ریمارک ہی جو خود پہلے نیاز مند پر وارد ہوتی ہی۔ ہمیں معلوم ہوتا ہی کہ پہلے مولوی صاحب کو اس بات کا خیال نہ تھا مگر ڈاکٹر صاحب نے یاد دلادی پھر آپ فرماتے ہیں کہ خاکسار بھی حقیقی مسیحی واعظوں کا خاک پا ہی۔ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ مولوی صاحب کو علم غیب بھی ہی کہ حقیقی اور مجازی مسیحی واعظوں کو وہ اچھی طرح پہچان سکتے ہیں۔ پھر آپ اپنے آخری جملہ میں طول کلامی نہیں کرنا چاہتے۔ کمترین کو بھی الجھن نگاری پسند نہیں اور نہ اس جھگڑے کو طول دینا چاہتا ہی۔ اور یوں تو یہہ زمانہ نئی روشنی کا ہی ایسی مبالغہ آمیز تحریروں پر وہ نیچے ابھی جو راستی پسند ہیں اعتراض کئے بغیر نہ رہینگے۔ مجھے اس بات سے نہایت خوشی ہی کہ میرے ہم خیالوں کے سبب میری رائے کو زیادہ استحکام ہو گیا۔ بلکہ اُمید ہی کہ اور بزرگوں کو بھی اسپر متوجہ ہونیکا خیال پیدا ہو گیا ہوگا۔ راقم جے۔ بی۔ ال ازبمبئی

## توبہ کیا ہی؟

توبہ بڑا کام جو انسان کی زندگی میں صرف ایک ہی وقت کیا جاتا ہی۔

توبہ انسان کو ایک چوڑے راستے سے کہ جو ہلاکت کا راستہ ہی پھرا کر تنگ راہ کیطرف کہ جو زندگی کی راہ کہلاتی ہی لے جاتا ہی۔ اور جو راستہ ہمیشہ کی زندگی کا ہی وہ صلیب کے پاس ہی ایسے موقع پر ایک نہایت عمدہ دعا ہی۔ کہ اے خدا مجھے موت دے کہ جس میں جان نہیں ہی اور جان دے کہ جس میں موت نہیں ہی۔ اس دعا کا جواب اس کو ایک ہی منٹ میں ملجاتا ہی۔ وہ یہہ ہی کہ ہم گناہ کے واسطے ایک وقت مرتے ہیں اور گناہ پھر ہم میں سلطنت نہیں کرتا اور پھر ہم سچائی کے لئے جیتے ہیں کہ جس میں موت نہیں ہی۔ اور خدا میں جیتے ہیں۔ گناہ میں مرنا یک بُری راہ سے اچھی راہ کو پھر جانا ہی اور یہہ صرف ایک منٹ کا کام ہی۔ اس کے لئے کچھ سامان اور رسوم و دعام کی ضرورت نہیں ہی اور یہہ کام ہر ایک شخص کی جان کر سکتی ہی۔ جو کوئی اعتقاد کے ساتھ مسیح کو جو ہمارا بدلہ اور فدیہ اور منجی ہی پکڑتا ہی تو اس وقت یہہ کام ہر ایک آدمی کر سکتا ہی۔ اور ایسے ہی اعتقاد سے اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور وہ اس کی برکت سے تصدیق اور راست ہو جاتا ہی۔ ایسا کام کرنے سے اس کا نام زندگی کی کتاب میں لکھا جاتا ہی اور آسمان کے فرشتے کہ جب ایک گنہگار توبہ کرتا ہی تو وہ خوشی کرتے ہیں اور اس قسم کی توبہ کی راہ کا نام نجات کی راہ۔ سچائی کی راہ۔ پاکیزگی کی راہ ہی۔

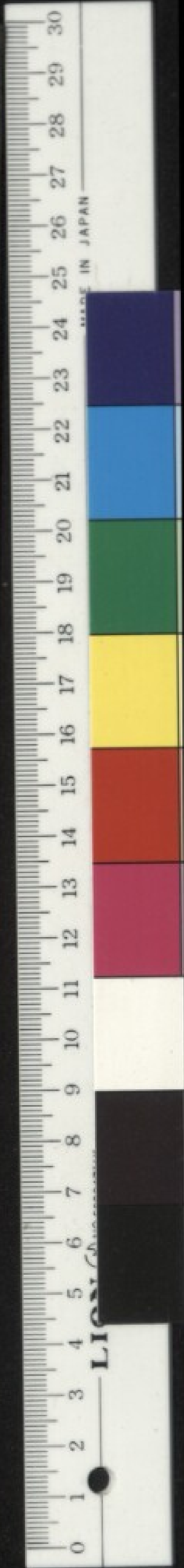
راقم

جے۔ بی۔ ایل۔ از بمبئی

## واقعات ایام

### انڈین کرسچن مشنری ایسوسی ایشن ڈیرہ غازیخان

ہفتہ گذشتہ میں بندہ کا اتفاق ڈیرہ غازیخاں جانیکا ہوا اور وہاں ایک سبھا بنام کرسچن مشنری ایسوسی ایشن دیکھ کر نہایت خوش ہوا۔ اُسکا خاص مقصد یہہ ہی کہ دیگر ممالک میں جو خدا کا کام ہوتا ہی اُس کا حال اس سبھا میں سنایا جاوے تاکہ لوگوں کے دلوں میں جوش پیدا ہو اور وہ بھی الٰہی خدمت میں زیادہ مستعد و سرگرم ہوں۔ اور نیز یہہ کہ حتی الوسع غریب عیسائیوں کی امداد کریں چنانچہ ایک دُکان سوداگری کی اسی غرض سے کھولی گئی ہی کہ اُس کے منافع سے غریب عیسائی طلبا کی پرورش ہو۔



جہاں تک دیکھا جاتا ہے تو مقاصد نہایت عمدہ ہیں لیکن جس حالت میں فی الحال ہے وہ قابل اصلاح ہے +

ابھی وہ صرف چھ ماہ کا بچہ ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید ایک یا دو ماہ میں گر کر مر جائے +

میری دانست میں اگر امورات ذیل پر توجہ فرمائی جائے تو ضرور تقویت سبھا کو حاصل ہوگی +

(۱) ممبروں کے درمیان اتحاد و یگانگت ضرور ہونی چاہیے جہاں نااتفاقی ہو وہاں صریحاً نقصان و زوال ہے +

(۲) لائق شخص مجلس میں مقرر ہونے چاہئیں ہم نے دیکھا کہ لائق بزرگ شخصوں کے درمیان ایک ایسا شخص پریزیڈنٹ مجلس بنا بیٹھا تھا جس کو گفتگو کا شعور بھی نہ تھا جس سے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ صرف ضد کے باعث مقرر کیا گیا تھا۔ معلوم رہے کہ ایسی مجلس جہاں ضد ہو کارگر نہیں ہو سکتی ہے +

(۳) مجلس کم از کم تین ماہ کے بعد بدلنے چاہئیں نئے کل عہدہ دار بدلے جاتے ہیں +

(۴) اگر کوئی شخص اس ایسوسی ایشن میں ایسا ہو جو کہ باوجود بار بار ہدایت پانے کے اپنی خود غرضی و نامناسب حرکات سے باز نہ آوے تو اسکو ممبری سے خارج کر دینا چاہیے +

(۵) اگر مناسب ہو تو ہر ایک ممبر سے حسب لیاقت چندہ بھی لینا چاہیے +

(۶) اس سبھا میں عمدہ مذہبی مضامین پر درس کا پڑھنا مفید ہوگا بہ نسبت اس کے کہ محض فضول باتوں پر وقت ضائع کیا جائے +

(۷) ایک سب کمیٹی بھی مقرر ہونی چاہیے جس میں تمام ضروری کاروائیاں پیش ہوتی جائیں اور جو قانون وغیرہ متعلقہ سبھا بنا بنائے اور اصلاح کرے +

امید قوی ہے کہ اگر جملہ ممبران ملکر بیٹھے ایک دل ہو کر کام کرینگے تو ضرور کامیاب ہوں گے +

الراقم

اے جی۔ مسیحی۔

## ملکہ معظمہ کی چٹھی

ڈائمنڈ جوبلی کے مبارک موقعہ کی رسومات کے ختم ہو چکنے کے بعد ہماری مہربان ملکہ معظمہ نے ایک چٹھی ہوم سیکرٹری کے نام بھیجی ہے اس چٹھی سے معلوم ہوتا ہے کہ ملکہ معظمہ کا دل کیسی محبت سے بھرا ہوا ہے اس میں وہ اپنے غموں اور رنجوں کا ذکر تک بھی نہیں کرتی ہیں جیسا کہ انہوں نے دس سال پہلے جوبلی کے موقعہ پر کیا تھا +

ہم اپنے ناظرین کی آگاہی کیلئے اس چٹھی کا ترجمہ ذیل میں شائع کرتے ہیں +

ونڈسر کیسل مورخہ ۱۵ جولائی ۹۷ء

میں نے کئی دفعہ اپنی دلی محبت کا اظہار اپنے لوگوں سے کیا ہے اور اگرچہ اس نادر موقعہ پر میرے لوگوں کی گہری اور دلی نمک حلالی کے سبب سے سرکاری طور پر میری طرف سے محبت اور ہمدردی کا اظہار ہو چکا ہے لیکن تو بھی میں اپنے ذاتی دلی خیال کو ظاہر کرنے سے نہیں رہ سکتی +

اس موقعہ پر میرے لئے یہ ظاہر کرنا بہت مشکل ہے کہ میری رعیت کی عالمگیر وفاداری اور سچی محبت نے جو میری ساٹھ سالہ سلطنت کے اختتام کے موقعہ پر ظاہر کی گئی ہے کس قدر میرے دل کو محبت اور شکر گذاری سے بھر دیا ہے +

۲۲ جون جب کہ میں لنڈن میں سے ہو کر جا رہی تھی تو یہ بڑا جوش ایسے دل ربا طریقے سے ظاہر کیا جاتا تھا کہ جس کو میں کبھی اپنے دل سے مٹا نہیں سکتی +

میرے لئے یہ بات بڑی تسلی بخش ہے کہ اس قدر برسوں تک اپنے پیارے ملک کے فائدے کیلئے جو کچھ محنت اور کوشش میں نے کی ہے اس کو تمام سلطنت میں پسند کیا گیا ہے +

خوشی اور رنج میں میری کل رعیت نے سچی ہمدردی ظاہر کی ہے جس کو بڑی گرمجوشی سے میں نے قبول کیا اور انکی طرف بھی ظاہر کیا ہے +

مجھے یہ دیکھ کر دنیا کے تمام حصوں سے میری رعیت میں سے اسقدر لوگ یہاں جمع ہوئے اور کہ وہ سب کے سب میری وفاداری کے اظہار میں شامل ہوئے بڑی خوشی ہوئی اور کہ میں دل سے چاہتی تھی کہ اپنے ممنون دل کے ساتھ ان سب کا شکریہ ادا کروں میں ہمیشہ دعا کرتی رہوں گی کہ خدا انکو برکت دیوے اور انکی بھلائی کیلئے مجھے میری زندگی کے آخر تک فرائض ادا کرنے کی طاقت بخشے +

دستخط۔ وکٹوریہ۔ آر۔ آئی۔

## سوامی ویویکانند جی کے خیال

### اور ہندو مذہب

ہم کو اخبار دھرم پرچارک جالندھر مورخہ ۲ بھادوں سمت ۱۹۵۴ ذیل کے الفاظ پڑھ کر بڑا تعجب ہوا۔

دو سوامی صاحب کا پہلا قیام چھاؤنی انبالہ میں ہوا جسکا بیانات اخبار عام میں شائع ہو چکا ہے مگر پنڈت گوپی ناتھ جی نے انکی بابت ۱۱ اگست کا جو خلاصہ لکھا ہے اس میں کئی ایک ضروری باتیں رہ گئی ہیں وہ باتیں یہ ہیں +

(۱) سوامی صاحب نے بڑے زور شور کے ساتھ ظاہر فرمایا کہ براہمن بڑا اول درجہ کے بیف خور تھے +

(۲) وید ایشوری گیان ہی نہیں ان میں بہت کچھ ردی بھری ہوئی ہے +

اوپر کی عبارت میں ناظرین کی توجہ کیلئے ہم نے الفاظ کو موٹا کر دیا ہے +

ہم اپنے ہندو بھائیوں سے دریافت کرتے ہیں کہ اگر سوامی صاحب کا یہ خیال ہے تو کیا وہ ہندو کہلانے کے لائق ہیں اور کیا آپ ایسے شخص پر فخر کر سکتے ہیں؟ +

## ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

**شملہ** ۱ ستمبر۔ جنرل جیفری کا بریگیڈ بجائے تاتا کند کیطرف رہنے کے اب خزینہ میں جمع ہو رہا ہے۔ جنرل بلڈ بھی اپنی تمام فوج کو چلدرہ میں جمع کر رہا ہے اس نئے حکم کی اصلی غرض ہم کو ابھی تک نہیں معلوم ہوئی❊

**جمرود** ۱ ستمبر۔ پچھلی رات سب امن تھا۔ درہ خیبر پر آج صبح دو گورے چلائے گئے❊

**پرچنار** ۲ ستمبر۔ سدا میں سب امن و امان ہے کل رات سدا کے قریب۔۔ ہم گز تار ٹوٹ گئی خبر پہنچی ہے کہ ایک بھاری دستہ فوج کا فورم کو بھیجا گیا ہے❊

**شملہ** ۲ ستمبر۔ دو دستہ فوج جنرل بلڈ اور الیس کے زیر کمان ہند کی طرف بڑھنے والے ہیں۔ پہلا دستہ سوات سے اور دوسرا اشبقدر سے کل تعداد فوج کی ۱۰ ہزار ہے۔

**ہنگو** ۲ ستمبر۔ دوسری گورکھا کی ریگارڈ پر۔ دشمن کی طرف سے گولیاں چلائی گئیں جس سے تین اونٹ زخمی ہو گئے گارڈ کیطرف سے گولیوں کی باڑ چھوڑی گئی جسکے سبب سے دشمن پسپا ہو گئے❊

**پونا** ۱ ستمبر۔ مسٹر تلک کے دوست اور خیر خواہ اس کے بچانے کے لئے گرم جوشی سے روپیہ جمع کر رہے ہیں بمبئی سے ۱۰۰۰ پونہ سے ۲۰۰۰ شولاپور سے ۵۰۰ اور کلکتہ سے ۱۰۰۰ جمع ہو چکا ہے❊

**لندن** ۲ ستمبر۔ یہہ بات مشکوک خیال کیجاتی ہے کہ آیا شیخ سعید جس نے کہ حال ہی میں قسطنطنیہ کو چھوڑا ہے سلطان کی طرف سے امیر کابل کیلئے خط لایا ہے کیونکہ یہہ بیان کیا جاتا ہے کہ دونوں کی آپس میں موافقت نہیں ہے دو برس سے شیخ کابل میں نہیں رہا❊

**لندن** ۲ ستمبر۔ سر لیف نانکس سر آرتھر ہیلرٹن کی جگہہ جو اب پنشن پر جاتے ہیں جنگ کے مستقل انڈر سکرٹری مقرر کئے گئے ہیں❊

**شملہ** ۳ ستمبر۔ سوم گورنمنٹ نے تیرہ پر چڑھائی کرنا منظور کر لیا ہے۔ فوج بہت ہوگی اور غالباً مختلف راستوں سے داخل ہوگی❊

**شملہ** ۲ ستمبر۔ ہندوستان کے تمام راجاؤں نے اپنی وفاداری کے اظہار میں گورنمنٹ کو اپنی اپنی فوجوں سے مدد دینے کی درخواست کی ہے❊

**پرچنار** ۲ ستمبر۔ کل رات دشمنوں نے جو قریباً ۱۰۰۰ تھے بلیش خیل کی چھوٹی سی چوکی پر حملہ کیا کورم ملیشیا کے سپاہیوں نے ۵ گھنٹہ تک بہادری سے مقابلہ کیا جب ۵۰ آدمی حسن علی سے آگئے تو دشمن بھاگ گئے❊

**شملہ** ۲ ستمبر۔ کابل میں اس دربار کے چند دن بعد جس میں امیر نے سرحدی فساد کی نسبت اپنے سرداروں کو سمجھایا برٹش ایجنٹ نے ہز ہائی نس کو چٹھی اُن افواہوں کی نسبت لکھی جو اُس نے سنی تھیں یعنی کہ نعمان اور ہر جگہہ سے لوگ ہڈا ملا سے ملگئے ہیں اور کہ ہڈا ملا کے لوگوں کے لئے سامان رسد وغیرہ لال پورہ سے بھیجا گیا ہے۔ امیر نے فی الفور اپنے ہاتھ سے ایک چٹھی لکھکر بھیجی اور اُن باتوں کو یاد دلایا جو دربار میں کہی گئیں تھیں۔ اگرچہ ملا کے شاگردوں نے پوشیدہ طور سے ملا کی مدد کی مگر وہ ظاہرا طور سے مدد نہ کر سکے۔ ہز ہائی نس نے ایجنٹ کو بتایا کہ ننگرار میں افسروں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ چپ چاپ افغانستان میں ہڈا ملا کے شاگردوں کی نگرانی کریں۔ نعمان کے گورنر نے حال ہی میں ۵۰ آدمیوں پر جو ملا کے شاگردوں نے جمع کئے تھے حملہ کر کے تتر بتر کر دیئے گورنر نے اُن میں سے ۲ کو گرفتار کر لیا ہے۔ اور اُنکے سردار کو پکڑنے کی کوشش کیجا رہی ہے❊

**شملہ** ۲ ستمبر۔ پشاور کی طرف آفریدی اب چپ چاپ ہیں اور کہا جاتا ہے کہ اپنے عملوں سے پچھتا رہے ہیں❊

**لندن** ۲ ستمبر۔ ٹائمس کا کارسپانڈنس مقیم شملہ بتاتا ہے کہ امیر کی فوج نے قوموں کے دو مجمعوں کو تتر بتر کر دیا ہے۔

**سوات** کی قوموں نے ۵ ستمبر تک ۲۰۰ بندوقیں اور ۱۰۰ تلواریں اور ۱۰ برتیج لوڈر سرکار کو دیدی ہیں❊

**جمرود** ۵ ستمبر۔ خیبر کے ملکوں نے اُس شخص کو انعام دینے کا وعدہ کیا ہے کہ جو کسی انگریز کو زندہ پکڑ لاوے تاکہ وہ اُسے بطور ضامن کے رکھ لیویں❊

**حکومت** کشمیر میں ایک ملا پکڑا گیا جو انگریزوں اور ہندوؤں کے برخلاف وعظ کرتا تھا اور لوگوں کو بتلاتا تھا کہ اُنکا اصلی حاکم امیر کابل ہے❊

**فیلڈیلفیا** کے کئی کارخانہ داروں نے اتفاق کیا ہے کہ وہ لوہے ڈھالنے۔ اور لوہے سے ہر قسم کی چیزیں کے بنانے کا کارخانہ خاص ہندوستان میں قایم کریں❊

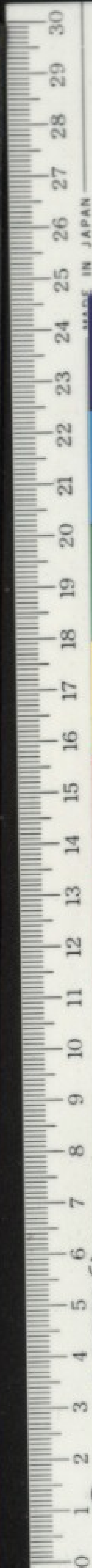
**گواٹی مالا** میں ایسی مچھلیاں پائی جاتی ہیں کہ جن کی چار آنکھیں ہیں۔ دو آنکھیں پانی کے نیچے اور دو پانی کے اوپر۔ اور ایک ہی وقت میں یہہ دیکھتی رہتی ہیں۔

**مراد آباد** میں ہیضہ زور پر ہے۔

**رامپور** میں روزمرہ اس عارضہ سے تیس چالیس آدمی ضائع ہوتے رہے مگر اب فضل الٰہی ہے❊

**فرانس** میں ایک انجنیر نے ایسی توپ ایجاد کی ہے جس سے نہ دھواں ہی نکلتا ہے اور نہ آواز ہی اور گولہ پہنچ جاتا ہے مخالف کے لشکر میں❊

**دو انڈے** ۔ میرٹھ میں خبر گرد روانہ چنتے ہیں مرغی انڈے والہ کے ٹرو میں ایک دری واگہ یہاں ایک مرغی ہے جو دو انڈے روز دیتی ہے ایک بڑا اور ایک چھوٹا❊



# مضامین مفید المبتدین

## اُس سونے کو جو کان چیرتا ہی پھینک دو

کسی شام کو سورج غروب ہونے کے وقت بھائی پربھوداس دن کا کام کرکے گھر کی طرف آتا تھا۔ اگر کوئی جانچ سکتا تو اُس کی صورت شکل گواہی دیتی تھی کہ وہ مُعلّم ہی۔ ایک چھوٹا بستہ ایک طرف اور بڑا بغل میں تھا۔ کچھ منٹ کسی نئی قبر دیکھنے کے واسطے ٹھہر گیا جس میں پجاری بتّی جلا رہا تھا۔ سورج جلد غروب ہوتا جاتا تھا اور آسمان پر شفق چمکنے لگی اور قرمزی آسمان پر ہلالی چاند چاندی کی کمان کی طرح نکلا۔ خاموشی اور خوبصورتی کا عالم تھا۔ سوائے کوئے کے چلنے کی آواز کے جو کچھ فاصلے پر تھا اور کچھ نہ سنائی دیتا تھا۔ پربھوداس نے خیال کیا کہ اگر بُت پرستی نہ دکھائی دیتی تو خدا کی بنائی ہوئی دنیا کی خوبصورتی کی خوشی انسان حاصل کرتا لیکن کوئی نہ کوئی چیز یاد دلاتی ہی کہ ہر ایک شے میں گناہ ہی۔ اُس نے چند الفاظ پجاری سے جو بتّی جلا کر نقارہ بجانے کو آگے بڑھا تھا کہے۔ پہلے تو پجاری نے کچھ جواب نہ دیا پھر لوٹ کر جلدی میں کہا۔ "سردار آ گئے ہیں!" اُس قبر کی سفید سیڑھیوں کے سرے پر ایک جوان شخص مُکلّف لباس پہنے اور ملازموں اور پیرووں سے گھرا ہوا کھڑا تھا اُس کی وضع ایسی تھی کہ گویا اُس نے زندگی کی خوشیوں کا بھرا پیالہ پیا تھا اور ناآسودہ نہ ہوا لیکن اُس کے چہرے پر بھی بے صبری کی لکیر تھی جو تھوڑی یا بہت ہمیشہ خدا کے سب سے اچھے مخلوق پر ہونی چاہیے یعنے انسان پر جس کو اُس نے اپنے واسطے بنایا کیونکہ آدمی بغیر خدا کی پہچان کے سیر نہیں ہو سکتا۔ پربھوداس نے کہا۔ "سردار صاحب یہہ بڑی خوبصورت عمارت ہی"۔ سردار نے قدرے حقارت سے اُس بڈھے آدمی کے سادہ لباس پر غور کرکے جواب دیا۔ "ہاں - اور میں نے اس پر بہت روپیہ صرف کیا۔ یہہ میرے والد صاحب کی یادگاری کے لئے ہی"۔ پربھوداس نے کہا آپ نے اچھا کیا کہ باپ کی عزت کی۔ کیونکہ خدا ہمکو اپنے ماں باپ کی عزت کرنے کو حکم دیتا ہی"۔ سردار نے بے پروائی سے کہا۔ "ہاں" "پر آپ خدا کے حکموں کو کس طرح جانتے ہیں؟" بڈھے آدمی نے ادب سے اُس کتاب کو جو اُس کی بغل میں تھی چھو کر کہا کہ اُس کے کلام میں لکھا ہی۔ "اور خدا نے اُس میں اپنے تئیں آدمی پر ظاہر کیا اور اگلے جہان کی بھی خوشخبری دی ہی"۔ سردار نے ہنسکر کہا "اوہ اسکا کیا۔ یہی دُنیا اچھی ہی۔ اگلی کس نے دیکھی ہی! میں سمجھتا ہوں کہ اسی زندگی میں جب تک رہے عیش کریں سب سے دانا تدبیر ہی اور آئندہ کو رہنے دو"۔ پربھوداس نے سنجیدگی سے کہا۔ "میرے بیٹے تم مدت تک جائز خوشیوں میں خوش رہو پر یاد رکھو کہ یہہ جلد گذر جائینگی۔ اور جب جوانی جاتی رہیگی ساری خوشی جس کا مزا میٹھا معلوم دیا ہی ایک کڑوا مزا منہہ میں پیچھے چھوڑ جائینگی"۔ سردار نے کہا۔ "میں نے اوروں سے زیادہ گناہ نہیں کئے"! پربھوداس نے کہا۔ "میں نے تو گناہ کا ذکر نہیں کیا۔ بلکہ جائز عیش کا جو کہ اگرچہ اپنے آپ میں گناہ نہیں لیکن دل کو جو خدا کے ملنے کے لئے تیار کرنا چاہئے جس نے اُس کو بنایا بھر دیتی ہی۔ مگر چونکہ آپنے خود گناہ کا ذکر کیا میں جتا دیتا ہوں کہ گناہ جو پہلے خوشی کی اُمید دیتا ہی آخر کار سانپ کیطرح ڈنک مارتا ہی اور روح کو جہنم میں پہنچاتا ہی۔ مثلاً شراب۔ تھوڑی سی معلوم دیتی ہی کہ انسان کو خوش کرتی ہی۔ پر اگر زیادہ پیوے کیسی خرابی لاتی ہی اور حیوان سے بھی کم قدر کرتی ہی۔ "جو سونا کہ کان کو چیرتا ہی اُس کو پھینکدو"۔ سردار نے ہنسکر کہا۔ "میرے کان بالی کا بوجھ برداشت کرتے ہیں بشرطیکہ سونے کی ہوں"! پربھوداس نے جواب دیا۔ "مگر دیر تک نہیں"۔ خیر آگے سنو۔ ایک آدمی سونے کی کان کے وسیلے مالدار ہوکر سمندر کے پار گھر جاتا تھا کہ اُس سے عیش و عشرت کرے۔ کسی بنک گھر میں بہت روپیہ لگ گیا تھا اور اپنے ساتھ پانسو سونے کی مہر لیگیا۔ اُن کو کمر بند میں سی لیا جس کو وہ رات دن پہنے رہتا تھا۔ وہ بہت ہی وزن دار تھا۔ پر آپ کی طرح کہتا تھا کہ کسی چیز کا جو سونے کی ہو بوجھ برداشت کر سکتا تھا۔ ایک رات جہاز تھرتھرانے اور ڈوبنے لگا۔ کنارہ بہت دور نہ تھا ایک اچھا تیراک اگر کوئی روک نہ ہو وہاں تک پہنچ سکتا تھا۔ وہ سمندر میں ڈبکی مارنے کو تیار ہوا تب میں کسی دوست نے کہا۔ "کمر بند اُتار دو"! میں یہہ نہیں کر سکتا کیونکہ سونے سے پُر ہی سو سونے سمیت اُس نے سمندر میں غوطہ لگایا۔ پانی موجیں نہ مارتا تھا۔ چاند چمکتا تھا اور کنارہ بھی نزدیک تھا لیکن بھاری کمر بند کے سبب سے کیطرح ڈوبا جاتا تھا۔

یسوع نے کہا۔ "اگر کوئی آدمی ساری دُنیا کو حاصل کرے اور اپنی جان کا نقصان اُٹھاوے تو اُسے کیا فایدہ ہوگا؟"

پربھوداس نے پھر کہا میرے عزیز بیٹے۔ "میری اپیل کو سنو۔ خداوند کہتا ہی کہ تمہاری روح ایک جہان کی قیمت رکھتی ہی۔ کیا تم اُس زندگی کی خوشی اور گناہ کے لئے برباد کروگے جو حقیقی خوشی نہیں دے سکتے اور ذرا چھونے میں خاک ہو جائینگے"!

یہہ الفاظ اُس جوانمرد کے دل میں لگے ایک منٹ خاموش ہو کر کہا۔ "بابوجی! دُنیا مجھ کو نہیں چھوڑیگی۔ خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو میں تو عیش کرونگا"۔

چاند کیکر کے درختوں پر زیادہ چمکنے لگا اور بڈھا آدمی چلنے کے لئے پھرا۔ شاید اگر سردار اکیلا ہوتا تو زیادہ دھیان سے سنتا لیکن اُس کے چیلوں میں سے ایک ٹھٹھا مار کے ہنس پڑا۔ اور کہا۔ "اُس بڈھے آدمی کو دیکھو وہ دُنیا کی خوشیوں کے بارے میں کیا جانتا ہی۔ وہ تو ایسا کہتا ہی کہ گویا خوشی دینے اور لینے کی بڑی قدرت رکھتا ہی"۔ سردار بھی اُن کے ساتھ ہنسا مگر پیچھا خوشی سے نہیں۔ پربھوداس نے کہا۔ ایک بات اور ہی۔

"خواہش جب ... تب گناہ پیدا کرتی ہی اور گناہ جب تمامی تک پہنچا موت کو جنتا ہی۔ یعقوب پہلا باب پندرہویں آیت کیونکہ گناہ کا انجام موت ہی۔ رومیوں کا چھٹا باب اکیسویں آیت

## ضروری التماس کے

ناظرین نور افشاں کو روشن ہووے کہ اسوقت ہمارے سامنے ایک لکچر رکھا ہوا ہے ہم مناسب سمجھکر اسپر ریمارک کرتے ہیں۔ یہہ لکچر جو رسالہ کی صورت میں طبع ہوا ہے عیسائیونکی ایک بڑی بھاری ضرورت کو رفع کرتا ہے۔ اور عیسائیوں کو آگاہ کرتا ہے کہ بائبل مقدس کا کس طرح سے مطالعہ کرنا چاہئے کیونکہ اس بات میں رسالہ نے جو کمی عیسائیوں میں تھی واجب طور سے بیان کیا ہے اور عیسائیوں کو بائبل مقدس کی طرف توجہ دلانیکو بڑی خوبی کا لکچر ہے۔ اور اس میں معقول طریقہ بائبل مقدس کے مطالعہ کا مندرج ہے سو خدا باپ لکچرار صاحب کو اس کار خیر کا اجر دیگا۔

نیز ہم اسجگہ مناسب خیال کرتے ہیں کہ لکچرار صاحب کا کچھ حال مختصر طور سے تحریر کریں۔ لکچرار صاحب کا نام ولیم ڈیلگنی صاحب ہے یہہ امریکہ کے مشہور و معروف موڈی صاحب کے کالج کے سپرنٹنڈنٹ تھے۔ مگر خداوند کریم و رحیم نے ہم پنجابی مسیحیوں کی ہدایت کیواسطے بزرگ صاحب موصوف کو ملک پنجاب میں بھیجا اور صاحب موصوف کو پنجاب میں آئے ہوئے ابھی پورے تین سال نہیں ہوئے۔ مگر زبان اردو حاصل کرلی ہے۔ اور مقام گجرات اسکاچ مشن کے متعلق کام کرتے ہیں۔

بزرگ صاحب موصوف نے دیکھا کہ پنجابی اور نیز ہندوستانی عیسائی بائبل مقدس کا مطالعہ نہیں کرتے۔ اسی وجہ سے روحانی زندگی میں ترقی نہیں کرتے تو صاحب موصوف نے روح پاک کی ہدایت سے گجرات کی کلیسیا کو بائبل مقدس کے مطالعہ کی بابت لکچر دئے کہ عیسائی لوگ بائبل مقدس کا مطالعہ اس طرح سے درستی کے ساتھ کریں۔ تو بابو دیدار سنگھ صاحب نے وہ لکچر قلمبند کرکے ہم عیسائیوں کے فائدہ کیواسطے آر۔ پی مشن پریس گوجرانوالہ میں شائع کرادیا۔ اور اس لکچر کا نام بائبل کا مطالعہ ہے۔ اس کے پڑھنے سے ناظرین خود دریافت کرسکتے ہیں

کہ یہہ رسالہ کس خوبی کا ہے۔ علاوہ ٹائٹل پیج اور ایک فہرست اور دیباچہ کے ۴۰ صفحہ پر شایع ہوا ہے کاغذ بھی بہت عمدہ ہے۔ اور قیمت برائے نام تین آنہ ہے۔ جو ہر ایک عیسائی آسانی سے ادا کرسکتا ہے۔ اور اس پر خوبی یہہ ہے۔ کہ ماہ اگست میں یہہ رسالہ طبع ہوا صرف ۵۰۰ کاپی جس میں سے فقط تین ہفتہ کے اندر ۳۰۰ کاپی فروخت ہوچکی ہے اور متواتر درخواستیں آرہی ہیں۔ سو میں نے مناسب جانا کہ میں بذریعہ نور افشاں کے ناظرین کی توجہ رسالہ مذکور کی طرف دلاؤں یہہ رسالہ ہر ایک مسیحی کے ہاتھ میں ہونا چاہئے اور خصوصاً مسیحی منادوں کیواسطے اس رسالہ کی نہایت ضرورت ہے کہ یہہ رسالہ منگواویں۔ اور اس سے فائدہ اٹھاویں۔ امید ہے کہ صاحب موصوف کے اور لکچر بھی طبع ہوں گے۔ جن صاحبوں کو رسالہ منگوانا ہو ذیل کے پتہ پر درخواست کریں

مسٹر دیدار سنگھ اسکاچ مشن گجرات سے دستیاب ہوسکتا ہے
ورنہ پھر ملنا مشکل ہوگا فقط والسلام

الـــــــــمراقم

مسٹر آپکا نیاز مند جے کے شادیوال

## ایک مسیحی شخص

ایک مسیحی شخص جو اعلیٰ درجہ کے امتحانات آنرز اں عربک اور پرشین پنجاب والہ آباد یونیورسٹی سے پاس ہے اور بہت سے کالجوں میں پروفیسر رہچکا ہے نوکری کرنا چاہتا ہے اگر کسی سکول یا کالج کی پروفیسری کی ضرورت ہو تو اس پتہ سے درخواست کرے +

پروفیسر ایم ایم ذکی کٹرہ اعظم خاں لکھنؤ

---

## ضرورت ہے

فتح گڈھ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کے مشن سکول کیلئے ایک سینیر ورنیکولر اور ایک انٹرنیس پاس شدہ کی ضرورت ہے مگر جس نے ٹریننگ کالج یا نارمل سکول کا کورس ختم کیا ہو اور کامیاب رہا ہو ترجیح پاویگا۔ سائیل اپنی لیاقت اور نیک چلنی کے نقول اسناد پتہ ذیل پر ارسال کریں تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کیا جاویگا

پادری فتح مسیح از فتحگڈھ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور

## ضرورت

ناظم ثانی

اکتوبر کو ایک ایسے دیسی مسیحی خاوند اور بیوی کی ضرورت ہے جو دونوں بیرا اور آیہ کا کام کرسکیں سائیل معہ عمدہ سفارش درخواست کریں +

المشتـــــــــــہر

مسز فورمن معرفت سی۔ ایویریٹ لاہور

---

## نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کے لئے

پرانے لوہے کی ریلیں

لمبائی۔ چوڑائی۔ نرخ۔ اور پہنچانے کے شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر این۔ ڈبلیو۔ ریلوے لاہور سے خط و کتابت کرو

## دستور العمل اخبار نور افشاں کے

| | |
|---|---|
| قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ | [illegible] |
| قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ | [illegible] |
| قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ | [illegible] |
| قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ | [illegible] |
| قیمت دو کاپیوں یا اس سے زیادہ ایکہی شخص کے نام پر فی کاپی معہ ضمیمہ | [illegible] |
| بغیر ضمیمہ | [illegible] |

+ + + +